عرب جمہوریہ مصر ۱۲رجب ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف ۳فروری ۲۰۲۳ء

دنیا کی تعمیر اور اس کی ترقی قرآن کی نظر میں

قرآن اللہ تعالی کی زندہ وجاوید کتاب ہے، جس کے آگے ساری زبانیں گنگ اور عقلیں دنگ ہیں۔ جو بھی قرآن کی بولی بولے گا، دنیا وآخرت میں اس کا شمار سچوں میں ہو گا اور جو بھی اس کے احکام سے حکم جاری کرے گا تو اس کا شمار منصفوں میں کیا جائے گا۔ ہزاروں سال سے علمارات ودن اس کے عجائب میں غور وفکر کررہے ہیں، ان کی عقلیں تھک گئیں، ان کے قلم سوکھ گئے، پر اس کے عجائب کا ایک باب بھی پورا نہ ہوا۔ انسان تو انسان جنوں نے بھی جب قرآنی نغمات سنے تو وہ یہ کہے بغیر نہ رہ سکے: "إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا (١) يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا" "ہم نے ایک عجیب قرآن سنا(۱) کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے "[جن:۱/ ۲] ارشاد باری تعالی ہے: "إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا" "بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لیے بڑا ثواب ہے"[بنی اسرائیل:۹] ارشاد نبوی ﷺ ہے: کچھ لوگ وہ ہیں جو اہل اللہ ہیں۔ صحابہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ تو آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اہلِ قرآن ہیں، اور اس سے خاص محبت کرنے والے ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اس کو سکھایا۔

قرآن نے زمین کی تعمیر اور اس کی آبادکاری پر خاص توجہ فرمائی ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے انسان کو پیدا فرمایا، اور دنیا ومافیہا کو اس کے زیر نگیں کردیا، تاکہ وہ اس کو بنائے سنوارے، اس کی تعمیر وترقی کے لیے

کوشش کرے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ (٣٢) وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ""اور تمہارے لیے کشتی کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے اور تمہارے لیے ندیاں مسخر کیں (٣٢) اور تمہارے لیے سورج اور چاند مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں اور تمہارے لیے رات اور دن مسخر کیے"[ابراہیم:٣٢/٣٣] ارشاد باری تعالی ہے:"أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ""کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے بس میں کر دیا جو کچھ زمین میں ہے، اور کشتی کہ دریا میں اُس کے حکم سے چلتی ہے، اور وہ روکے ہوئے ہے آسمان کو کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بے شک اللہ آدمیوں پر بڑی رحمت والا مہربان ہے"[حج:٦٥] ارشاد باری تعالی ہے:"وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِنْهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ""اور تمہارے لیے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں اپنے حکم سے بے شک اُس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لیے"[جاثیہ:١٣] ارشاد باری تعالی ہے:"الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْ نَبَاتٍ شَتَّى""وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں چلتی راہیں رکھیں اور آسمان سے پانی اُتارا تو ہم نے اُس سے طرح طرح کے سبزے کے جوڑے نکالے"[طٰہٰ:٥٣]

قرآن میں غور کرنے والے پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ قرآن میں زمین کی تعمیر و ترقی اور اس کی فلاح وبہبود کے حوالے سے جابجا آیات موجود ہیں، اور اس نے کس سختی کے ساتھ ہر طرح کے شر و فساد اور تخریب کاری سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا""اس نے زمین سے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تمہیں بسایا"[ہود:٦١] جس کا مطلب ہے کہ اس نے آپ لوگوں سے اس بات کا مطالبہ

کیا ہے کہ زمین کو بسایئے اور اس کو آباد کیجیے۔ اسی مفہوم میں ارشاد باری تعالی ہے:"فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ"" جو ایمان لایا اور اصلاح کی تو اس پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ کچھ غم"[ہود:۴۸] ارشاد باری تعالی ہے:"فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ"" جس نے تقوی اختیار کیا اور اصلاح کی تو اس پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ ہی کچھ غم"[اعراف:۳۵] ارشاد باری تعالی ہے:"وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ"" اور زمین میں فساد نہ چاہو، بیشک اللہ فساد مچانے والوں کو ذرا بھی پسند نہیں فرماتا"[قصص:۷۷] ارشاد باری تعالی ہے:"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ (٢٠٤) وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ"" اور بعض آدمی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے، اور اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ لائے اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے(۲۰۴) اور جب پیٹھ پھیرے تو زمین میں فساد ڈالتا پھرے اور کھیتی اور جانیں تباہ کرے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا"[بقرۃ:۲۰۴/۲۰۵]

زمین کو آباد کرنے کا جو قرآنی منہج اور طریقہ ہے، وہ اصلاح وترقی کی ہر صورت کو شامل ہے، زمین میں چلنا پھرنا، اس کی کانوں میں، اس کی گہرائیوں میں جا کر اس کے خزانوں اور اس کی خیرات وثروات کو تلاشنا، اسی عمومی منہج کا ایک حصہ ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ"" وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین تابع فرمان کر دی تو اس کے راستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے"[ملک:۱۵] ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے زمین کو اپنی مخلوق کے زیر نگیں کر کے، اپنے اس احسان کا ذکر جابجا قرآن میں فرمایا ہے، کہ کس طرح سے اس نے زمین کو ان کے لیے بچھونا بنایا، جس میں وہ سکون سے رہتے ہیں، نہ ہی وہ ہلتی ہے اور نہ حرکت کرتی ہے، کیوں

کہ اس پر اس نے پہاڑوں کی میخیں بنائی ہیں، اور اس میں سے چشموں کو نکالا، اور اس کے راستوں کو ان کے لیے مسخر فرمایا، اور رزق کے لیے اس میں سبزہ اور پیڑ پودے بنائے جس میں انواع واقسام کے پھول اور پھل لگتے ہیں۔ اس لیے رزق حاصل کرنے کے لیے زمین میں چلنا پھرنا اور اس کے خطوں کا دورہ کرنا واجب ہے۔

عبادت کی ادائیگی کے بعد جس چیز کا حکم دیا گیا ہے وہ ہے زمین کی آبادکاری اور اس کی تعمیر وترقی کے لیے کوششیں کرنے کا۔ ارشاد باری تعالی ہے: "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (٩) فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ" "اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو(٩) پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ" [جمعہ:٩/١٠] حضرت عِراک بن مالک رضی اللہ عنہ جب نمازِ جمعہ سے فارغ ہوتے تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے اور یہ ندا لگاتے: اے اللہ! میں نے تیری دعوت پر لبیک کہا، اور تیری فرض کی ہوئی نماز پڑھی، اور پھر تیرے حکم کے مطابق زمین میں، میں پھیل گیا، لہذا اب اپنے فضل سے تو بھی مجھے رزق عطا فرمادے، اور تو بہترین رزق عطا کرنے والا ہے۔

برادرانِ اسلام!

دنیا کی آبادکاری کی قرآنی صدا ہم سے اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ زمین میں زراعت کے لیے ہم اپنی کوششوں کو تیز کردیں۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ (٣٣) وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ (٣٤) لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا

عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ"" اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے، ہم نے اسے زندہ کیا اور پھر اس سے اناج نکالا، تو اس میں سے کھاتے ہیں(۳۴)اور ہم نے اس میں باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے اس میں کچھ چشمے بہائے(۳۵) کہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں تو کیا حق نہ مانیں گے "[یس:۳۴/۳۶]ارشاد باری تعالی ہے:"فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ (٢٤) أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا (٢٥) ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا (٢٦) فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا (٢٧) وَعِنَبًا وَقَضْبًا (٢٨) وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا (٢٩) وَحَدَائِقَ غُلْبًا (٣٠) وَفَاكِهَةً وَأَبًّا (٣١) مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ"" آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے(۲۵) کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا (۲۶) پھر زمین کو خوب چیرا(۲۷)تو اس میں اگایا اناج(۲۸)اور انگور اور چارہ(۲۹)اور زیتون اور کھجور(۳۰)اور گھنے باغیچے(۳۱)اور میوے اور گھاس(۳۲)تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپاؤں کے "[عبس: ۲۴/۳۳]

آقا ﷺ نے زراعت کے ذریعہ زمین کی تعمیر وترقی کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے، یا کاشتکاری کرتا ہے، پھر کوئی پرندہ یا انسان یا پھر کوئی جانور اس میں سے آکر کھالیتا ہے، تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہو جاتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: اگر تم میں سے کسی نے اپنے ہاتھ میں کوئی پودا زمین میں لگانے کے لیے اٹھایا ہوا ہے، پھر چاہے قیامت بھی اس کے سر پر آجائے، اگر قیامت قائم ہونے سے پہلے وہ اس کو لگا سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ اس کو لگا دے" اسی طرح زمین کی آبادکاری کی قرآنی صدا ہم سے اس بات کا بھی تقاضہ کر رہی ہے کہ صنعت وحرفت میں اور اپنے اپنے کاموں میں مہارت پیدا کریں، اور خرید وفروخت، تجارت اور قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرنے میں اور دیگر آپسی معاملات میں اخلاقِ حسنہ کا مظاہرہ کریں۔

اے اللہ عالم اسلام کے تمام ممالک کی حفاظت فرما اور ان کے پرچم کو پوری دنیا میں بلندی عطا فرما!